جو شام اعتماد تھی، صبح یقیں وہ ماں تاریکیوں میں تھی جو چراغ مبیں وہ ماں
سرمایۂ خلوص کی جو تھی امیں وہ ماں تھی جس کی ٹھوکروں میں بہشت بریں وہ ماں
جس نے کنیزئ شہ بطحا قبول کی
وہ ماں جو خادمہ تھی علیؑ و بتولؑ کی

ماں نعمتوں کا شہر ہے اولاد کے لئے ماں رحمتوں کی نہر ہے اولاد کے لئے
ماں شفقتوں کی لہر ہے اولاد کے لئے ماں کی وفات قہر ہے اولاد کے لئے
ماں کا فراق صبح قیامت سے کم نہیں
اس غم سے بڑھ کے کوئی زمانے میں غم نہیں

نالۂ دل

امتیاز الشعراء مولانا سید محمد جعفر قدسیؔ جائسی

ہو جو ہمت، حلِ مشکل کہیۓ کیا دشوار ہے ورنہ آساں کام کرنا بھی ذرا دشوار ہے
جس کو تم ہاتھوں سے کھو بیٹھے ہو وہ حاصل کرو دل میں کینہ رکھ کے پھلنا پھولنا دشوار ہے
اتحاد باہمی کی ہے نہایت احتیاج دوستو! بے اس کے اٹھنا بیٹھنا دشوار ہے
زندگی ربط عناصر پر فقط موقوف ہے یہ اگر دشوار ہے تو پھر بقا دشوار ہے
ہم اسیرانِ بلا کی کون لیتا ہے خبر ان کو سننا اہل دل کے درد کا دشوار ہے
دل سے انسانوں کے دردِ انسانیت کا مٹ گیا چارہ گر سے بے حس اعضا کی دوا دشوار ہے
ذلتیں اتنی اٹھاکر بھی نہ چیتوگے اگر ہاتھ آنا پھر تو دُرِّ مدّعا دشوار ہے
بے حسی کی گر یہی حالت رہی اے دوستو چھوٹی سے چھوٹی بلا کا سامنا دُشوار ہے
ہم تمھیں سے پوچھتے ہیں سوچ کر دینا جواب دو دلوں کا ایک ہونا سہل یا دشوار ہے
کچھ اثر لو نالۂ دل سن کے اے اربابِ دل دامن قدسیؔ ہوا آلودۂ خونناب دل

انسان بنادے

علامہ سعیدؔ مرحوم

ہر ذرّے کو آئینۂ فاران بنا دے ہر غنچۂ دل روکش قرآن بنا دے
اعجاز دکھا دے مجھے اے جانِ رسالت اس دور کے انسان کو انسان بنا دے